



سوال

(133) جھوٹے اور دھوکے باز امام کے بارے میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جھوٹے اور دھوکے باز امام کی امامت کا حکم کیا ہے؟ (سائل: حافظ محمد حیات فروکہ ضلع سرگودھا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لیسے دھوکہ باز اور جھوٹے انسان کو پیش امام مقرر کرنا جائز نہیں کیونکہ دھوکہ سے مال بٹورنا حرام ہے۔ مشہور حدیث ہے:

إن دناؤکم وَاَمَوا لَکُم حرام علیکم عن جابرونی روایت ابی بکرۃ قال رسول اللہ ﷺ دناؤکم، وَاَمَوا لَکُم، وَاَعْرَا ضَکُم، وَاَبْشَارَکُم، عَلَیْکُم حرام، کَحَرَمِةِ لَیْلٍ مَکْمُؤُا۔ (صحیح البخاری ج ۲، ص ۱۰۴)

”تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے جسم اور ہمٹے تم پر حرام ہیں اور دوسری روایت کے مطابق تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے جسم اور تم پر حرام ہیں۔“

اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من غش فلیس منا)) اور حرام خود آدمی امامت کا اہل نہیں۔

حدیث میں ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اجعلوا عینکم خیارکم فَاَنْتُمْ وَفَدَکُمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ۔ (رواہ الدار قطنی، نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۶۲۔ وقد اخرجہ الحاکم فی ترجمۃ مرشد الغنوی عنہ أن سرکم ان تقبل صلوتکم فلیوئکم خیارکم فَاَنْتُمْ وَفَدَکُمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ولید ذلک حدیث ابن عباس المذكور۔ نیل الاوطار، ج ۳ ص ۱۶۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سینے میں سے اچھے لوگوں کو اپنا پیش امام بناؤ کیونکہ وہ حساب کے دن اللہ کے دربار میں تمہارے نمائندے ہوں گے اور حضرت مرشد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے سینے سے بہتر (یعنی مستقی) لوگوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہاری نمائندگی کریں گے۔“

مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنے والے امام کو رسول اللہ ﷺ نے امامت کے منصب سے معزول کر دیا تھا، حالانکہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنے اتنا



بڑا گناہ نہیں جتنا بڑا گناہ دھوکہ دے کر لوگوں کا مال بٹورنا ہے اور جھوٹ فراڈ سے لوگوں کا مال کھانا گناہ ہے۔ لہذا ایسے پیش امام کو ان کبار سے توبہ کرنا چاہیے ورنہ امامت کے منصب رفیع سے از خود الگ ہو جانا چاہیے بصورت دیگر مقتدی حضرات اس کو امامت کے عہدہ سے الگ کر دیں۔ ورنہ مشنڈی بھی تعاون علی الاثم والعدوان میں حصہ دار قرار پائیں گے اور نمازیں بھی ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جواب بشرط صحت سوال تحریر میں لایا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 430

محدث فتویٰ